رسید اپنے نام پر بنوانا قبضہ شمار ہو گا؟

ریفرینس نمبر:IEC-0156　　　　　　　　　　تاریخ:10-02-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید میرے پاس آتا ہے اسے فریزر یا موٹر سائیکل لینی ہے، وہ مجھ سے اس کے لئے قرض مانگتا ہے۔ میں زید سے کہتا ہوں کہ میں آپ کو مارکیٹ سے فریزر نقد لے کر دیتا ہوں، آپ کو جو قسطیں(Installment) اور نفع(Profit) مارکیٹ میں دینا ہے وہ مجھے دے دینا، وہ اس پر راضی ہو کر میرے ساتھ مارکیٹ جاتا ہے، میں اسے نقد میں فریزر یا موٹر سائیکل خرید کر دے دیتا ہوں، اس صورت میں شرعی حکم کیا ہو گا؟ اور جو قبضہ کرنے کا کہا جاتا ہے تو اس قبضہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ کیا مجھے وہ موٹر سائیکل ایک دو دن کیلئے گھر لے جا کر پھر زید کو دینی ہو گی؟ یا یہ مراد ہے کہ مجھے اپنے ہی نام کی رسید بنانی چاہیے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا زید کے ساتھ خود مارکیٹ جا کر نقد فریزر یا موٹر سائیکل خریدنا، اور اس پر قبضہ کرنے کے بعد نفع رکھ کر زید کو بیچنا جائز ہے، اصطلاح میں یہ معاملہ ”عقدِ مرابحہ“ کہلاتا ہے۔ پوچھی گئی صورت میں قبضہ کرنے کیلئے موٹر سائیکل ایک دو دن کیلئے گھر لے جانا ضروری نہیں ہے بلکہ اتنا بھی کافی ہے کہ فریزر یا بائیک سامنے موجود ہو اور دوکاندار فریزر یا بائک پر قبضہ کرنے کا اختیار دے دے یعنی یوں کہے اپنا مال لے جاؤ اور کیفیت یہ ہو کہ آپ لے جانے پر قادر ہوں اور قبضہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ ہو، اس طرح قبضہ کرنے کو فقہی اصطلاح میں ”تخلیہ“ کہتے ہیں۔ جب آپ کا قبضہ ثابت ہو گیا خواہ تخلیہ کے ذریعہ ہوا ہو یا فزیکلی اس چیز کو اپنے قبضے میں لینے سے ہوا ہو، تو اس کے بعد زید کو آپ یہی چیز بیچیں گے تو اپنے مال پر قبضہ کرنے کے بعد بیچنے کا تقاضا پورا ہو جائے گا اور آپ کا وہ چیز آگے بیچنا جائز ہو گا۔

فقط اپنے نام کی رسید بنوانے سے شرعی قبضہ شمار نہیں ہو گا۔ جب کوئی شخص سامنے والے کو اپنے مال کی لاگت بتا کر فروخت کرنے کا پابند ہو تو ایسی خرید و فروخت کو بیع مرابحہ کہتے ہیں، آپ نے سوال میں جو تفصیل ذکر کی ہے، یہ ایسا ہی معاملہ ہے اور یہ طریقہ سود سے بچنے کا ایک بہترین حل ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ جب بھی خرید و فروخت ہو اس کے بنیادی تقاضے اور شرائطِ جواز پورے کرنا ضروری ہے۔

مرابحہ کی تعریف:

صاحب ہدایہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”المرابحة نقل ما ملكه بالعقد الاول بالثمن الاول مع زيادة ربح“ یعنی: بندہ عقدِ اول میں ثمنِ اول کے ساتھ جس چیز کا مالک بنا ہے، اس میں نفع رکھ کر آگے بیچنے کو مرابحہ کہتے ہیں۔

(الهداية، جلد 3، صفحه 56، مطبوعه بيروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”جو چیز جس قیمت پر خریدی جاتی ہے اور جو کچھ مصارف اُس کے متعلق کیے جاتے ہیں ان کو ظاہر کر کے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھا کر کبھی فروخت کرتے ہیں اس کو مرابحہ کہتے ہیں۔“

(بہارِ شریعت، جلد 2، صفحه 739، مکتبة المدينه، کراچی)

منقولی چیز (Movable) کی بیع، کیلئے قبضہ ضروری ہے، قبضے سے پہلے اس کی بیع ناجائز ہے:

ہدایہ کی شرح البنایہ میں ہے: ”بيع المنقول قبل القبض لا يجوز بالاجماع“ یعنی: فقہاء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ منقولی چیز قبضے سے پہلے بیچنا، ناجائز ہے۔

(البنايه شرح الهدايه، جلد 8، صفحه 229، مطبوعه دار الكتب العلمية)

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”مبیع اگر منقولات کی قسم سے ہے تو بائع کا اُس پر قبضہ ہونا ضرور ہے، قبل قبضہ کے چیز بیچ دی بیع ناجائز ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 2، صفحه 625، مکتبة المدينه کراچی)

مال اُدھار بیچنے کی صورت میں قیمت کی ادائیگی کی مدت بھی طے ہونا ضروری ہے:

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(وصح بثمن حال) وھو الاصل (ومؤجل الی معلوم) لئلا یفضی إلی النزاع" یعنی: نقد ثمن کے ساتھ بیع درست ہے کہ یہی اصل ہے اور موخر ثمن کے ساتھ بھی بیع درست ہے جبکہ معلوم مدت تک موخر کیا جائے تاکہ معاملہ جھگڑے کی طرف نہ جائے۔

(تنویر الابصار و در مختار، جلد 7، صفحہ 49، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "بیع میں کبھی ثمن حال ہوتا ہے یعنی فوراً دینا اور کبھی مؤجل یعنی اُس کی ادا کے لیے کوئی میعاد معین ذکر کردی جائے کیونکہ میعاد معین نہ ہوگی تو جھگڑا ہوگا۔"

(بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 626، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ مشتری کے مبیع پر قبضہ کرنے سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: "بائع نے مبیع اور مشتری کے درمیان تخلیہ کردیا کہ اگر وہ قبضہ کرنا چاہے کر سکے اور قبضہ سے کوئی چیز مانع نہ ہو اور مبیع و مشتری کے درمیان کوئی شے حائل بھی نہ ہو تو مبیع پر قبضہ ہو گیا۔"

(بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 641، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

29 رجب المرجب 1445ھ/10 فروری 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com